

حب کے سربستہ راز
مولفہ
صوفی خالد قادری
صوفی اقبال احمد
FREE AMLIYAAT BOOKS GROUP
https://www.facebook.com/groups/freeamliyaatbooks



یعنی

حُب یا عمل تسخیر کے سربستہ راز از حضرت پیران پیر
جناب غوث الاعظم علیہ الرحمۃ جنکے ذریعہ سے عامل
ہرایک انسان کو اپنا مطیع اور حلقہ بگوش بنا سکتا۔ اور
دور دراز مقامات سے اپنے پاس بُلا سکتا ہے۔
عاشقانِ فراق نصیب کو قرب حبیب حاصل کرنے میں
نہایت آسانی سے کامیابی ہوسکتی ہے جبکہ ان سربستہ رازوں
کی جو اولادِ غوث الاعظم میں سینہ بسینہ چلے آتے تھے۔ مجھے
اُن کی ایک بزرگ سے اجازت ملی ہے

مؤلفہ صوفی اقبال احمد

حسب فرمائش محمد اسلم خان تاجر کتب لاہور
حمیدیہ سٹیم پریس لاہور باہتمام ابو نظام الدین مہتمم چھپا

دیباچہ

مغربی علوم کے تعلیم طبیعات اور سائنس کے تجربوں نے لوگوں کے دلوں سے کلام اور منتروں کی تاثیر بالکل اڑا دی وہ زمانہ جاتا رہا کہ آدمی کو دنبہ بنا دیا کرتے تھے وہ لوگ قبروں میں جا سوئے جو اپنی روح دوسرے کے قالب میں ڈالدیا کرتے تھے۔ کام اس میں بات بالکل نہیں ہے کہ کبھی منتر کر دیوار سے چپکا دیں یا گھوڑا ایسا وغیرہ بنا کے باندھ دیں منتر پڑھ کر گوالے ہیں کہ وہی کھلا کر اپنا کر لیں۔ یہ باتیں اب سب پرانی داستانیں ہیں۔ وجہ یہ کہ زمانہ علوم ظاہری کی طرف مائل ہے۔ اور اہل زمانہ سائنس کے دلدادہ ہیں میں بھی تعلیم کا حامی اور سائنس کا گرویدہ ہوں۔ اور اسی بہت مدت تک منتروں کی تاثیروں سے متنفر رہا ہوں لیکن ایک روز ایک قلمی کتاب کا مطالعہ کر رہا تھا۔ اور یہ قلمی کتاب کسی شخص نے طب اور روحانی کشش کے بارہ میں بہت سے مختلف کتب کے مضامین سے فراہم کر کے بنائی تھی اسمیں کئی عجیب و غریب علاج اور ایسی باتیں میری نظر سے گذریں جنہوں نے حیرت میں ڈالدیا اور جب تجربہ کر کے انکو صحیح پایا تو اور بھی حیران ہوا کیونکہ ان تجربوں کا صحیح ہونا اور انکی تاثیر کا پورا اثر ہونا بظاہر سائنس کے خلاف تھا۔ مثلاً اسمیں لکھا تھا۔ کہ بچوں پر چارپائیوں کا سایہ نہ پڑنے دو۔ ورنہ وہ بیمار ہو جائینگے۔ باہر سے چلکر اور لمبا سفر کر کے آؤ تو شیر خوار بچوں کی چارپائی پر نہ بیٹھ جاؤ۔ ورنہ انکو بوجھ ہو جائیگا۔ بچوں کو دانت نکلنے کے وقت شیشہ نہ دکھاؤ۔ بیمار ہو جائینگے۔ اگر بچوں کو نظر لگ جائے۔ تو تین چار مرچیں سرخ اسکے سر کے گرد ۳ بار پھیر کر آگ میں ڈالدو۔ مرچوں کی دھانس ہرگز نہ اٹھے گی اسی طرح ہر روز مرچیں وار کر آگ میں ڈالتے جاؤ جس روز دھانس اٹھے۔ اسی روز سے آرام ہو جائیگا۔ اگر کسی کو بخار آتا ہو تو مریض اپنے قد کے برابر کچا سوت ناپ کر اسے تہ کرے۔ اور جنگل میں جا کر کیکر کے درخت سے بغلگیر ہو کر دو دور اسکو گرد باندھ دے۔ اور اسے کہدے کہ آج ہمارے گھر حضرت نے آنا ہے اسلئے تو اسکو اپنے لپیٹے رہیں ہم لے لیں۔ چپ چاپ گھر چلا آوے۔ اور پیچھے لوٹ کر نہ دیکھے بخار سے پیدا کیا جاوے۔ مجھکو یہ بات سنبھال کر وقت چلے نہیں۔ کیونکہ اگر زخم آجائیگا۔ تو وہ

زخم پر بہت ہی جلد سوکھ کر اچھا ہو گا۔ جو مطلب اگر گلے میں لٹکا دیں تو مرگی کو افاقہ ہو جائیگا۔
پانی کی برکت الا ہنکر۔ کیونکہ اسکے پینے سے باچھیں پک جاتی ہیں۔ سر پر سے آگ نہ لیجاؤ۔ اس سے
آدمی گنج ہو جاتا ہے۔ اگر سبز کلائے تو اسے فوراً مار دو ورنہ خیر نہیں ہوگی نہ جبڑ چڑھیگی۔ اگر
دیوار پر کتا کلائے تو اسے فوراً مار کر جلا کر راکھ کر دو۔ اور راکھ کو ہوا میں اڑا دو ورنہ خیر نہیں ہوگی غرضکہ
اس طرح کی عجیب عجیب باتیں عجیب عجیب علاج لکھے ہوئے دیکھے۔ تو ان میں سے چند
ایک کو جو آزمایا تو صحیح پایا۔ اور جب متواتر آزمانے پر صحیح نکلے تو میرا وہ خیال کہ منتر
اور منتر کوئی شے نہیں بدل گیا۔ اور میں اس امر کا قائل ہو گیا کہ عملوں میں ضرور تاثیر ہے
مگر چونکہ صحیح عملوں اور منتروں کا ملنا مشکل ہے اور بتانے والے سکھانے میں بخل کرتے ہیں
اور اگر بتلاتے ہیں تو صحیح نہیں بتاتے۔ اسی لئے یہ علم بھی اور کئی ایک مشہور فنی علوم کی طرح لوگوں
کے سینوں ہی میں قبروں میں چلا گیا۔ مثلاً رسائن ودیا یعنی کیمیا بنانا۔ پوان ودیا
اڑن کھٹولا کا علم۔ جوتش ودیا یعنی دل کا حال معلوم کرنے کا علم وغیرہ۔ چونکہ میں روحانی تاثیروں کا
معتقد ہو گیا تھا۔ اسلئے اب مجھکو اس فن کی تلاش ہوئی۔ جسکو جھاڑ پھونک کرنیوالا
سنتا اسکے پاس دوڑا جاتا۔ اور جسکو منتر یاد پاتا اسی کی خدمت کرنے لگتا غرضکہ
اسی طرح تگ و دو اور جستجو سے میں نے بہت اچھی اور مفید باتیں جمع کر لیں مثلاً درد کا
جھاڑ۔ بچوں کی پسلی کا جھاڑا۔ بچھو کاٹنے کا منتر وغیرہ وغیرہ۔ انہی ایام میں اتفاقاً ایک
شخص نے مجھ سے ذکر کیا کہ میرے ایک دوست کو ایسی ترکیبیں یاد ہیں کہ ہر شخص اپنا
ہو جاوے۔ اور جو کچھ ہم کہیں وہ مانے۔ میرا پہلے حب کے بارہ میں یہ عقیدہ رہا
کہ حب سوائے اسکے اور کچھ نہیں کہ ہم اپنی حکمت عملی سے دوسرے کو اپنی طرح پر کریں۔ اس
کے لئے سلوک چاہئے کسی طرح سے کیا جاوے۔ سب سے بڑھ کر مؤثر شے ہے۔ سلوک کئی طرح
سے ہو سکتا ہے زبانی۔ مالی۔ جانی۔ چنانچہ زبانی سلوک تو زبان شیریں ملک گیری میں
داخل ہے یعنی ہم میٹھا بولیں۔ عزت سے بلائیں۔ اسکی تعریف کریں۔ بقول کسے ع
خوش آمد ہر کرا کردی خوشامد کسی ہندو شاعر کا قول ہے۔ کہ ع
بسیے کرن اک منتر ہے جو تج دی بچن کٹھور۔ یعنی حب جس کا نام ہے
وہ شیریں زبانی ہے۔ پس ایک حب تو یہ ہوئی۔ کہ شیریں زبانی سے ہر
شخص خواہ مخواہ اپنا ہو جاتا ہے۔ دوم حب مالی وہ یہ کہ روپیہ پیسہ ان کا اڈلا کر دے کر

کو اپنا کریں۔ سو یہ عمل مسمریزم اور عام لوگ اس حب سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ تیسری
حبّ جانی ہے۔ وہ یہ کہ بدنی محنت سے دوسرے کو خوش کریں۔ مثلاً کسی کا بدن
دبانا۔ کرنی بوجھ اٹھانا۔ جہاں بھیجے وہاں جانا۔ گھر کے کام دھندے کر دینا وغیرہ
وغیرہ۔ اس حبّ سے بھی اکثر لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ الغرض پہلے میں مغربی تعلیم کے اثر
سے کسی قسم کی تسخیر یا حبّ کا قائل نہ تھا۔ اور چونکہ میرا خیال اب بالکل بدل گیا تھا۔ اور میں
روحانی کشش اور تاثیر کا معتقد ہو گیا تھا۔ اسلئے میں نے اس امر کے سیکھنے کا مصمم ارادہ
کر لیا کہ جس سے بظاہر بہت سے فائدے بنی نوع انسان کو پہنچ سکتے ہیں۔ الغرض مجھ
سے جس طرح بن پڑا۔ لوگوں کی خدمت کر کے چند ایک حبّ کے عمل سیکھے اور اس سے بہت
جائز فائدے لوگوں کو پہنچائے۔ مثلاً کئی بھائیوں میں صلح کرا دی۔ جانی دشمنوں
کو ایک دوسرے کے گلے ملایا۔ اور دل کا بغض دور کرا دیا۔ کئی بگڑی ہوئی خانہ جنگی دور کرا کر
مرد اور عورت میں سلوک کرا دیا وغیرہ۔ میں نے اس حبّ کے عمل کو چونکہ بنی نوع کے حق میں
بہت ہی مفید پایا۔ اس لئے اس کا نام میں نے عمل سلوک رکھ دیا اور یہی خیال کیا کہ

کسے نیکی ببیند بہر دو سرا　　کہ نیکی رساند بخلق خدا

یہ مفید اور مسلم کامیابی عمل ضرور لوگوں پر ظاہر کرنا چاہیئے۔ گو اسکا دوسرا پہلو بھی اسوقت میرے
خیال میں گذر گیا کہ بعض بدخیال اور مغلوب الخواہش اسکے بیجا استعمال سے ناجائز کام بھی
کر بیٹھینگے۔ مگر عقل سلیم بولی کہ اسمیں تیرا کوئی قصور نہیں۔ بلکہ پھر کوئی الزام عائد ہوگا کیونکہ
ایک شخص نے تیزاب ایجاد کیا۔ چاندی۔ سونے وغیرہ دھاتوں کو صاف کرنے کیلئے۔ مگر
ایک شریر آدمی نے اس سے لوگوں کے کپڑے جلانے شروع کر دیئے۔ اہل مغرب نے کلوروفارم
ایجاد کی عمل جراحی کی تکلیف رفع کرنیکے لئے۔ مگر لٹیروں نے مسافروں کو بہانے سے سنگھا کر
بیہوش کرنا اور مال لوٹ لینا شروع کر دیا۔ اہل یورپ نے کوکین نکالی آنکھ کے عمل کیلئے۔ مگر
عیاشوں نے اسکو لذات حظ کیلئے کھانا شروع کر دیا تو اسمیں ایجاد کرنیوالوں کا کوئی قصور
نہیں۔ ہر ایک شخص کو اپنی نیت اور عمل کا بدلہ بھگتنا پڑیگا۔ پس تو اپنی نیک نیتی کر اس کتاب کو اس غرض سے
شائع کرے کہ دشمن کو دوست بنایا جاوے۔ روٹھے کو منایا جاوے۔ حاکم کو اپنے اوپر مہربان کیا جاوے
افسر کیلئے متعلق کوئی کام ہو تو اس سے وہ کام کروا لیا جاوے۔ غرضکہ آپس میں نفاق کی جگہ اتحاد اور سلوک
پیدا کیا جاوے۔ پھر مجھے کسی کی غرض نہیں کہ کوئی ان نیک خیالات سے اس کی بہبود حق کا کریگا

گا تو اسکا خمیازہ خود اٹھائیگا۔ الغرض اسی نیک خیال سے جو صادر ہوئے بجا کر میں نے اپنی مطالعہ کے
سب عملوں کو ایک جا جمع کیا ان میں علوی اور سفلی مجرب اور بغیر مجرب سبھی قسم کے نسخے ہیں کیونکہ
جتنے نسخے اس فن کے مجھکو دستیاب ہوئے وہ سب آپ ہی آگاہی کیلئے درج کر دیئے۔ بعض سینہ
بسینہ کے اسرار اور مجرب ہیں بعض قلمی کتابوں اور بزرگوں کی بیاضوں سے نقل کی ہوئی ہیں بعض
استادوں کی بتائے ہوئے ہیں بعضے ایسے بھی ہیں کہ استخارہ کرنے پر عالم رویا میں مجھکو بتلائے گئے ہیں
اور چونکہ میں حضرت پیران پیر کا ختم کئی روز تک پڑھتا تھا اور انہیں دنوں کے اندر مجھے ایک بزرگ
کی زیارت خواب میں ہوئی۔ اور کئی ایک اسرار اور نقشے اور مخفی راز تلقین کئے اسلئے میرا اپنا خیال
اور عقیدہ ہے کہ وہ سربستہ راز جناب پیران پیر سے مجھکو پہنچے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

میں نے اس کتاب کے دو باب مقرر کئے ہیں پہلا باب علم نجوم ہے جس سے نیک و بد ساعات
معلوم کرنے نقش بھرنے۔ چلہ کشی میں پرہیز رکھنے طالب اور مطلوب کے ستارے دیکھنے غالب
مغلوب راس معلوم کرنے کے قواعد ہیں۔ اگر ان قواعد کی پابندی اور پوری ترکیب سے کوئی
عمل کیا جائیگا۔ تو امید ہے کہ انشاء اللہ پورا اتریگا۔ دوسرے باب میں مختلف عملیات علوی
اور سفلی۔ عملیات ہیں جو پسند نہیں کرتا۔ کیونکہ یہ شرع شریف کے خلاف اور گندے یا مکروہ عمل ہیں
مگر چونکہ جب کے عمل برا اور اکثر لوگ انکو بھی کرتے ہیں اسلئے واقفیت کیلئے نمونہ کے طور پر چند ایک
عملوں کو لکھدیا ہے۔ (صوفی اقبال احمد)

عامل کیلئے چند ضروری باتوں کی پابندی

(۱) عمل حلال مستحق تعالیٰ یعنی حلال کھانا کھائے اور سچ بولے۔ تب زبان میں تاثیر پیدا ہوتی ہے (۲) پابند صوم و
صلوٰۃ رہے یعنی روزہ رکھے تاکہ نفس امارہ زیر ہو اور قوت بہایمی دبی رہے اور اپنے مذہب کے موافق
یاد الٰہی میں مشغول رہے۔ کہ طبیعت ہر وقت نیک خیال کی طرف متوجہ رہے (۳) پاک رہے پاک
کپڑے پہنے۔ پاک جگہ میں بیٹھے (۴) کوئی ایسی شے استعمال نہ کرے جس میں بدبو آتی ہو مثلاً
لہسن۔ پیاز۔ بھنگ۔ حقہ وغیرہ۔ وجہ یہ ہے۔ کہ ایسی بدبودار شے کے استعمال سے ملائکہ جو
کلاموں پر موکل ہوتے ہیں۔ متنفر ہوتے ہیں۔ اور عامل کو گندا سمجھ کر اسکے پاس نہیں آتے اور اس کے
کلاموں کی تاثیر نہیں ہونے پاتی (۵) بعض عملوں میں ترک حیوانات جلالی و جمالی اور ذی جس

مطلب یہ ہے کہ حیوانات جلالی انڈہ۔ گوشت ہر قسم کی مچھلی۔ پیاز لہسن۔ ہینگ وغیرہ حیوانات جمالی دودھ۔ دہی۔ مکھن۔ گھی۔ چھاچھ وغیرہ۔ بس بعض عملوں میں صرف مونگ کی دال و خشک روٹی کھانا پڑتی ہے۔ اور بعض عملوں میں جو کی روٹی صرف نمک لگا کر کھانی پڑتی ہے۔ بعض میں تو یہاں تک پابندی ہوتی ہے۔ کہ اپنے ہاتھ سے روٹی پکانی پڑتی ہے۔ اور وہ بھی بادمنو پکانی پڑتی ہے (۷) بعض عملوں میں لکڑی کے تخت پوش پر سونا پڑتا ہے اور بعض میں صرف فرش زمین پر بسیرا کرنا پڑتا ہے (۸) جو عملیات جنیات کی دعوت کے ہوا کرتے ہیں ان میں اپنے گرد حصار کرنی پڑتی ہے جسکا ذکر آئندہ لکھا جائیگا۔ اور عامل کو اپنے پاس چھری رکھنی پڑتی ہے۔ اور بعض عمل چھری کے ساتھ پانی کا بھرا ہوا لوٹا بھی رکھنا پڑتا ہے (۹) جب تک چلہ ختم نہ ہو۔ کل پرہیزوں کی پابندی لازمی ہوا کرتی ہے۔ چلہ ختم ہونیکے بعد اسمیں عمل کو ہر روز بلاناغہ ایکدفعہ پڑھ لینا ضروری ہوا کرتا ہے۔ تاکہ ورد اور دور سے عمل پر پورا قبضہ حاصل رہے۔ اور اسکی تاثیر گھٹنے نہ پائے۔ ورنہ چھوڑ دینے سے عمل کی تاثیر میں نقص آنیکا اندیشہ ہوا کرتا ہے (۱۰) حب کے لئے جو عمل شروع کرے تو جن دنوں میں چاند بڑھتا ہو ان دنوں میں شروع کرے۔ یعنی پہلے یا دوسرے ہفتہ میں شروع کرے۔ اور اس کام کیلئے ذیل کے دن اور وقت اچھے گنے گئے ہیں۔ دن پیر۔ بدھ۔ جمعہ۔ وقت صبح۔ شام۔ رات۔ (۱۱) بعض عملوں میں بخور یعنی خوشبو بھی جلانی پڑتی ہے۔ پس تسخیر اور حب کے لئے صندل سفید۔ صندل سرخ۔ الائچی سفید کافور۔ عود۔ اگر عطریات بتاشہ۔ پیڑا خوشبو کی بتی جسے دھوپ کہتے ہیں۔ اگر کپڑوں کو معطر کرنا ہو۔ تو کسی سفید رنگ کا عطر لگائے۔ مثلاً موتیا۔ چنبیلی۔ روح بیل مولسری۔ کیوڑہ۔ صندل سفید وغیرہ۔ بعض میں پوشاک کی پابندی لازمی ہوا کرتی ہے سو حب اور تسخیر سفید یا کیسری زعفرانی رنگ کی پوشاک پہنے۔ تسخیر کے بعض عملوں میں صرف ایک ہی چادر اوڑھنی پڑتی ہے سو جسم کو اسی چادر لیکر آدھی نیچے باندھے اور آدھی اوپر اوڑھے۔ مگر سر کھلا رہنے دے (۱۲) تسخیر یا حب کا نقش لکھنے کے لئے شاخ انار شیریں کی قلم بنائے اور زعفران یا خالص دو ماکی سیاہی بناکر اسمیں پانی کے عوض گلاب یا عرق کیوڑہ ڈالکر خوشبودار کرے ایسی سیاہی کے تعویذ لکھے ہوئے عموماً یا تو دریا میں ڈالے جاتے ہیں۔ یا ہوا میں اڑائے جاتے ہیں۔ بعض عملوں میں ایک پاکیزہ رکابی میں پاکیزہ ریت بھر کر شاخ انار شیریں سے نقش لکھکر مٹائے جاتے ہیں۔ یعنی پہلے ایک نقش لکھا پھر اسے مٹا دیا۔ پھر دوسرا نقش لکھا اسے بھی مٹا دیا۔ پھر تیسرا لکھا پھر اسے بھی مٹا دیا علیٰ ہذا القیاس

لکھنے اور مٹاتے جاتے ہیں حتیٰ کہ تعداد معینہ پوری ہو جاتی ہے۔ ایسے نقش عموماً صبح کے وقت قبل از طلوع آفتاب لکھنے شروع کئے جاتے ہیں۔ اور سب سے بہتر جگہ ایسے کام کیلئے دریا کا پاکیزہ کنارہ ہے۔ (۱۳) بعض عمل ایسے ہیں جہاں رات کو عمل پڑھنا پڑتا ہے۔ وہیں سونا پڑتا ہے ایسے عمل اپنے گھر کے کسی پاکیزہ حجرہ میں کرنے چاہئیں۔ (۱۴) بعض عملوں میں طالب اور مطلوب کا ستارہ دیکھنا پڑتا ہے اگر دونوں ستاروں میں موافقت ہوئی تو کام ہو جاتا ہے ورنہ نہیں۔ بعض ستارے غالب اور مغلوب ہوتے ہیں۔ پس اگر طالب کا ستارہ مغلوب ہوا تو کام نہیں ہوتا۔ ستارہ نکالنے کا طریقہ ہم آگے درج کریں گے۔ (۱۵) بعض جفر کے قاعدے سے عمل کرنے کیلئے حرفوں کے موکل اور جن اور اسم ذات نکالکر دعا بنانی پڑتی ہے اس لئے ہم آئندہ ایک ایسا قاعدہ (نقشہ) درج کریں گے جس سے اس کام میں بڑی مدد ملے۔ اور حرف کے موکل جن اور اسم ذات سب نکل آئیں۔ (۱۶) جب تک مطلب حاصل نہ ہو اپنا بھید کسی کو نہ دے۔ (۱۷) اثنائے عمل میں مطلوب کا تصور اور اپنی مراد کا خیال پیش نظر رکھے۔ (۱۸) عملیات میں وقت اور جگہ کا تعلق ضروری ہے یعنی جس جگہ پہلے دن وظیفہ شروع کرے اُسی جگہ تا اختتام پڑھا کرے۔ اور اسی طرح جس وقت پہلے دن پڑھے اسی وقت ہر روز پڑھا کرے۔ اور جس مصلیٰ یا چٹائی پر پہلے روز پڑھے اسی پر آخر تک پڑھے ایسا نہ کرے آج گھر میں عمل پڑھا ہے تو کل دریا کے کنارے چلا گیا پرسوں کسی باغ میں اور اس سے اگلے روز کسی میدان میں۔ یا اگر آج صبح کے وقت پڑھا ہے تو کل شام کو شروع کر دیا اور پرسوں رات کو۔ ایسا کرنے سے عمل درست نہیں ہوا کرتا (۱۹) کسی صاحب اجازت سے اجازت لیکر عمل پڑھے۔ یونہی شنیدہ بات کو لے دوڑنا اچھا نہیں ہوتا۔ اور نہ فائدہ کرتا ہے (۲۰) تسخیر اور حب کے لئے قلم بنانی ہو تو ساعات قمر میں بنائے۔ ہر ایک مطلب کے لئے جدا جدا ساعت ہیں مگر ہم صرف حب کے لئے مخصوص باتیں لکھتے ہیں۔ (۲۱) جفر کے قاعدے سے حب طالب و مطلوب کے نام لکھنے ہوں۔ تو پہلے طالب کا نام لکھے پھر مطلوب کا۔ اگر اسکے برعکس لکھے گا۔ تو تاثیر بھی الٹی ہو گی یعنی بجائے محبت کے عداوت ہو گی اور بعض عملیات میں طالب اور مطلوب دونوں کی والدہ کا نام بھی لینا پڑتا ہے پس اگر والدہ کا نام معلوم نہ ہو تو اسکی جگہ اماں حوا کا نام لے یا لکھ دے (۲۲) حب کے لئے مشتری کی ساعت سعد ہے۔ ساعتوں کا نقشہ ذیل میں درج ہے۔

—۸—

نیک اور بد ساعتوں کا جدول یہ ہے جن کو دیکھ کر عمل کیا جاتا ہے۔

ساعات

نام دن	پہلی	دوسری	تیسری	چوتھی	پانچویں	چھٹی	ساتویں	آٹھویں	نویں	دسویں	گیارہویں	بارہویں
پیر	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس
منگل	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر
بدھ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ
جمعرات	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد
جمعہ	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری
ہفتہ	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ
اتوار	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل

رات کی بارہ گھڑیوں کا نقشہ

ساعات

نام رات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
پیر کی رات	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری
منگل کی رات	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ
بدھ کی رات	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل
جمعرات کی رات	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس
جمعہ کی رات	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر
ہفتہ کی رات	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ
اتوار کی رات	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد

واضح ہو کہ علی الصباح سورج نکلتے ہی ساعات شروع ہو جاتی ہیں اور غروب آفتاب تک یکے بعد دیگرے علی التواتر ہوتی رہتی ہیں ایک ساعت ایک گھنٹہ یا ڈھائی گھڑی کی ہوتی ہے کیونکہ ایک گھنٹہ میں ڈھائی گھڑی ہوتی ہیں۔ رات کی ساعات غروب آفتاب سے لیکر صبح صادق تک رہتی ہیں۔ مگر چونکہ موسموں کے لحاظ سے آفتاب کے غروب اور طلوع کا وقت بدلتا رہتا ہے بعض ساعات کے استخراج میں بہت غور اور فکر کرنا چاہیئے تاکہ غلطی نہ ہو۔ مثلاً فرض کرو کہ آفتاب ٹھیک بجے نکلتا ہے تو ۷ بجے تک پہلی ساعت ہوگی۔ ۸ بجے تک دوسری ۹ بجے تک تیسری علیٰ ہذا القیاس اور ہر رات ٹھیک بجے پڑی ہو تو پہلی ساعت ۷ بجے تک ہوگی دوسری ساعت ۸ بجے تک ۹ بجے تک تیسری علیٰ ہذا القیاس

اسکو بھی سمجھے۔ اب بالفرض پیر کے روز جب آپ کوئی عمل قمر کی ساعت میں شروع کرنا چاہیں اور موسم ایسا ہے کہ آفتاب ۶ بجے نکلتا تو ۶ بجے تک سنیں ہی ساعت قمر کی ہو۔ یا پھر ۳ بجے بعد زوال یعنی ۳ بجے شام پھر ساعت قمر ہے لیکن ہم پہلے بتا آئے ہیں کہ حب اور تسخیر کے عمل ملل میں پڑھنے بہتر چاہئیں اس لئے پیر کے روز سب سے بہتر ساعت قمر کی صبح ۶ بجے تک ہے اسی طرح بالفرض جمعہ کی رات کو قمر کی ساعت میں کوئی عمل پڑھنا ہے اور موسم ایسا ہے کہ ۸ بجے سورج غروب ہوتا ہے۔ تو اس حساب سے ۱۱ سے ۱۲ بجے رات تک قمر کی ساعت ہے۔ علیٰ ہذا القیاس۔

حروف ابجد سے موکل جن اور اسم ذات وغیرہ معلوم کرنیکا جدول

حروف ابجد	اعداد	اعداد اسم ذات	اسم حسنیٰ	موکل	جن	کواکب	جلالی جمالی	بخور
ا	۱	۶۶	اللہ	اسرافیل	قنوزش	زحل	جلالی	عود ہندی
ب	۲	۱۱۳	باقی	جبرائیل	ونوزش	مشتری	جمالی	شکر
ج	۳	۱۱۴	جامع	کلکائیل	زلوزش	مریخ	مشترک	دارچینی
د	۴	۶۵	دیان	دردائیل	طیوشش	شمس	جلالی	صندل سرخ
ہ	۵	۲۰	ہادی	دودائیل	برشش	زہرہ	جمالی	صندل سفید
و	۶	۴۶	ولی	اتتخائیل	پوریشش	عطارد	جمالی	کافور
ز	۷	۳۷	زکی	شرقائیل	کاپوشش	قمر	مشترک	شہد
ح	۸	۱۲۸	حق	ہنکفیل	عبوشش	زحل	مشترک	زعفران
ط	۹	۲۱۵	ظاہر	اسمائیل	پدیوشش	مشتری	جلالی	مشک
ی	۱۰	۱۳۰	لیس	سراکیکائیل	شہیوشش	مریخ	جمالی	گل سرخ
ک	۲۰	۱۱۱	کافی	حزائیل	قدیوشش	شمس	جمالی	گل سفید
ل	۳۰	۱۲۹	لطیف	کاکائیل	عدیوشش	زہرہ	جمالی	پوست سیب
م	۴۰	۹۰	ملک	دوبائیل	جبوشش	عطارد	جلالی	بہی
ن	۵۰	۵۶	نور	حوائیل	ولیوشش	قمر	جمالی	سنبل
س	۶۰	۱۸۰	سمیع	سیمائیل	لیغوشش	زحل	مشترک	خوشبو مرکب
ع	۷۰	۱۱۰	علی	لومائیل	قلیوشش	مشتری	جلالی	قرنفل سفید
ف	۸۰	۴۸۹	فتاح	سرحائیل	یعلیوشش	مریخ	جمالی	جوز
ص	۹۰	۱۳۳	احد	اسمیائیل	قلابوشش	شمس	جلالی	جلوتری

حروف مع اعداد	اعداد اسم ذات	اسم ذات	موکل	جن	کواکب	جلالی یا جمالی	بخور
ق ۱۰۰	۳۰۵	قادر	عطرائیل	سیمکش	زہرہ	مشترک	ترنج
ر ۲۰۰	۲۰۲	رب	اموائیل	ربوکش	عطارد	جلالی	گلاب
ش ۳۰۰	۴۶۰	شفیع	ہرائیل	تشویش	قمر	جلالی	عود
ت ۴۰۰	۴۰۹	تواب	عزمائیل	رطیوش	زحل	جمالی	عنبر
ث ۵۰۰	۹۰۳	ثابت	یکائیل	طمیوخی	مشتری	جلالی	عود
خ ۶۰۰	۷۳۱	خالق	مہکائیل	وال پوش	مریخ	مشترک	بنفشہ
ذ ۷۰۰	۹۲۱	ذاکر	برقائیل	طعاپوش	شمس	مشترک	ریحان موتیا
ض ۸۰۰	۱۰۰۱	ضاد	خکائیل	لماپوش	زہرہ	جلالی	گل نار
ظ ۹۰۰	۱۱۰۶	ظاہر	فزائیل	عفور پوش	زہرہ	جلالی	گل نسرین
غ ۱۰۰۰	۱۱۸۶	غفور	زحائیل	عزتوپوش	قمر	جمالی	لونگ

فرض کرو کہ اب اسم خوشی محمد کا ہمنے حرببت نکالنی اور پڑھنی ہے تو پہلے اسکے کل حروف الگ الگ کریں
خ و ش ی م ح م د - اب انکو خالص کریں۔ یعنی جو حرف ایک دفعہ آجاوے پھر اُسے
دوبارہ نہ لکھیں۔ تو انکی تخلیص اس طرح ہوگی خ و ش ی م ح د - اب انکی اسم ذات
اور موکل نکالیں۔ تو اس طرح نکلیں گی خ و ش ی م ح د - اسم ذات خالق - ولی شفیع
یسین - ملک - دیان - اسمائے موکل مہکائیل - اقتحائیل - ہرائیل - سماکیکائیل - روپائیل
تنکفیل - دردائیل - پس اسم ذات اور موکل نکالکر اب اسکی عزیمت اس طرح بنائی جاتی ہے - یا
مہکائیل - یا اقتحائیل یا ہرائیل - یا سماکیکائیل یا روپائیل - یا تنکفیل یا دردائیل بحق یا خالق
یا ولی یا شفیع یا یسین - یا ملک - یا حی یا دیان اسقدر عزیمت پڑھکر آگے اپنا مطلب بیان کرے
اپنا اور مطلوب کا نام لیوے - اور انہیں حروف کے موافق بخور جلاوے - یعنی بنفشہ - کافور - عود
گلاب کا پھول یعنی زعفران صندل سرخ یہ سب شیا ملاکر آگ پر ڈالتا ہے اس تمام قاعدہ کو خوب غور سے پڑھو اور سمجھو
یکتا قاعدہ ہے کل عملوں کی جان ہے حضور علم جفر کے عمل کیلئے تو ازحد ضروری ہے اور ایک عمل علم
جفر کا جو ہم اسی کتاب میں آئندہ درج کرینگے - اسکا بہت بڑا مدار اسی قاعدہ پر ہے - بس اگر یہ قاعدہ تمکو
اچھی طرح یاد ہوگا - تو تم ضرور کامیاب ہوجاؤگے - اور اگر یاد نہ ہوا یا اسکے موافق عمل نہ کرسکے تو ممکن ہے
کہ تم رہ جاؤ گے ایک اور بات یاد رکھنے کے لائق ہے - اور وہ یہ ہے - کہ اگر کسی کے نشانہ

پر کوئی نقش تعویذ یا حرزیت وغیرہ آگ میں عمل کرنی ہو تو شاہ ایسا ہو جو نقص دار نہ ہو۔ بلکہ بالکل سالم ہو۔ کیونکہ قصائی جب شانہ کی ہڈی نکالتے ہیں تو اسمیں چھری مار کر سوراخ کر دیتے ہیں یا اس کا ایک سرا اوپر والا توڑ ڈالتے ہیں۔ اس لئے تم ہڈی ایسی لاؤ۔ جو ان سب نقصوں سے مبرا ہو۔ اگر میسر نہ آئے۔ تو خود ایک بکرا ذبح کر کے اسمیں سے نکال لو۔ مگر کوئی عمل اسی طرح نعل پر کرنا ہو تو وہ نعل لاؤ جو سیاہ رنگ گھوڑے کے پاؤں سے گرا ہو۔ اور وہ ثابت اور سالم ہو۔ اور اگر کوئی عمل پان پر کرنا ہو تو حتی المقدور کیمیدیا پان یا خوشبودار پان استعمال کیا کرو۔

سعد نیک ستاروں کا حال

عطارد۔ مشتری۔ قمر۔ زہرہ سعد میں نیک ستارے ہیں۔ شمس مریخ و زحل نحس ہیں اور اس اور عمل کبھی نیک اور کبھی برے ہوتے ہیں۔ لیکن کوئی عمل قمر در عقرب میں ہرگز شروع نہ کرے

جن مہینوں اور تاریخوں میں قمر در عقرب ہوتا ہے اس کا جدول یہ ہے

نامِ ماہ	تاریخ	نام ماہ	تاریخ	نام ماہ	تاریخ	نام ماہ	تاریخ
چیت	۱۴	بیساکھ	۱۶	جیٹھ	۱۳	اساڑھ	۱۱
ساون	۸	بھادوں	۶	اسوج	۳	کاتک	۱
مگھر	۲۸	پوہ	۲۶	ماگھ	۲۴	پھاگن	۲۱

واضح رہے کہ ہر مہینے اڑھائی روز رہتا ہے یعنی جس تاریخ کو شروع ہوتا ہے اس سے اڑھائی روز تک شمار ہوتا ہے۔ مثلاً بیساکھ میں ۱۶ ہے تو ۱۶ تاریخ سے شروع ہو کر ۱۶-۱۷ اور نصف ۱۸ کا رہیگا۔ اور اگر یکم کاتک سے شروع ہوگا پہلی۔ دوسری اور نصف تاریخ تیسری تک رہیگا۔ کیونکہ اڑھائی دن پورے کرنے ہیں۔ اسی طرح باقی کل مہینوں کا حال سمجھو۔ پس لازم ہے کہ اگر کوئی نیا کام کرنا ہو۔ تو ان تاریخوں میں شروع نہ کرے۔ ورنہ نقصان اٹھائیگا۔ ہاں اگر کوئی عمل شروع کر رکھا ہو۔ اور اسکے چلے میں قمر در عقرب آجائے تو کچھ مضایقہ نہیں ہے۔

طالع کی موافقت اور ناموافقت

اگر طالب و مطلوب کے طالعوں میں قدرتی نفاق ہے۔ تو عمل سے مطلب کا حاصل ہونا محال ہے کیونکہ قدرتی تاثیر کبھی نہیں پھر سکتی۔ ہاں اگر قدرتی نفاق نہ ہو تو ضرور اثر ہو جاتا ہے ذیل میں ہم پہلے صحیح کرتے ہیں۔ جس سے کہ ہر ایک شخص کا طالع معلوم ہو سکتا ہے۔ پھر طالع کی درستی

دشمنی کا حال درج کریں گے۔

نام کے راس معلوم کرنیکا طریقہ یہ ہے۔ کہ نام کے شروع کا حرف لیکر اسکو جدول میں تلاش کرو۔ پس جہاں وہ حرف ہو گا۔ اسکے اوپر جس برج کا نام لکھا ہو گا۔ وہی برج اس شخص کا طالع ہو گا۔ بالفرض ایک شخص کا نام خدا بخش ہے تو اسکے شروع کا حرف خ ہے۔ یعنی پیش والی خ ہے۔ پس ہمنے جدول میں جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ اسکا طالع کر یعنی جدی ہے۔ اور پھر دوسرے شخص کا طالع معلوم کیا جس کا نام گنگا رام ہے۔ چونکہ گنگا رام کے شروع کا حرف گ ہے۔ اس لئے جب جدول میں دیکھا تو معلوم ہوا کہ گنگا رام کا طالع کر ہے۔ پس چونکہ یہ دونوں شخص ہم طالع ہی ہیں۔ اس لئے ان دونوں میں محبت قلبی کا ہونا بڑا ہی آسان ہے۔ اول تو ان میں ہمیشہ ہی موافقت رہیگی۔ اگر کسی وجہ سے ناچاقی بھی ہو جاوے۔ تو بہت جلد اور بہت تھوڑے سے تدارک سے موافقت ہو جائیگی۔ ہاں اگر دو ایسے شخص بھی ہوں۔ جن میں سے ایک کا طالع اسد یعنی شیر ہو اور دوسرے کا ثور یعنی بیل ہو تو موافقت کا ہونا غیر ممکن ہے۔

جدول طالع ہا یعنی ناموں کے موافق بارہ برج جن کو راس بھی کہتے ہیں

نام برج	حمل	ثور	جوزا	سرطان	اسد	سنبلہ	میزان	عقرب	قوس	جدی	دلو	حوت
فارسی نام	برہ	گاو	دوپیکر	خرچنگ	شیر	خوشہ	ترازو	کژدم	کمان	بز	دول	ماہی
اردو نام	میکھ	برکھ	متھن	کرک	سنگھ	کنیا	تلا	برچھک	دھن	مکر	کنبھ	مین
حروف	چو	ای	کا	ہی	ما	ٹو	را	تو	یے	بھے	گو	دی
	چے	او	کی	ہو	می	پا	ای	تا	یو	بھے	گے	دو
	چو	اے	کو	ہے	مو	پی	او	نی	بھا	بھی	گو	تھا
	لا	او	کھا	ہو	مے	پو	رے	نے	بھی	جو	سا	جھان
	لو	با	نیا	ڈ	مو	کھا	رو	نو	بھو	بے	سجا	نیا
	لی	بو	چھ	ڈے	ٹی	ٹھا	تی	لئے	پھ	کھا	سے	دو
	لو	بو	کو	ڈو	ٹو	پے	تو	یا	ڈا	کھی	دا	چی
	ا	بے	کے	ڈو	ٹے	پو	تے	یو	بھ	کھو	س	د
	ع	ب	ہا	ہ	م	پ	ر	ن		کھے	ص	چ
	ل	د	ک	ء	ث	ظ	ط	ص		گا	ث	
	ب		ق			تھ	ت	ی	ف	گی	غ	
										غ		

برجوں کی دوستی اور دشمنی کا حال

نام برج	حمل	سرطان	جوزا	عقرب	میزان
دوستی	ثور	حوت	سنبلہ		
		جدی	دلو		
دشمنی	اسد		قوس	سبے	قوس

ہر مہینے کی نحس تاریخیں

اِن تاریخوں میں بھی کوئی نیا کام شروع نہ کریں۔ اگر کریگا تو سرانجام نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ نحس ہیں۔ وہ تاریخیں یہ ہیں :- تیسری۔ پانچویں۔ تیرھویں۔ سولھویں اکیسیں چوبیسویں پچیسویں۔

الغرض جتنی باتوں کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ اُن سب کا خوب ہی خیال رکھے یعنی نیک و بد ساعات کا۔ نیک و بد دن کا۔ نیک ہفتہ کا۔ صعود و نزول چاند کا۔ قمر در عقرب کا موافقت وناموافقت طالع کا۔ نیک بد تاریخ کا ان سب باتوں کا خیال رکھکر نیا عمل شروع کرے پھر اس میں پرہیز پورا پورا کرے۔ ترک حیوانات جلالی وجمالی کا لحاظ رکھے۔ باوضو ہے دین پر سودے وغیرہ وغیرہ۔

باب لکھیں

ترکیب حصار کی۔

بعض عمل ایسے زبردست اور سخت ہوتے ہیں۔ کہ ان میں اپنے گرد حصار کرنی پڑتی ہے یعنی کنڈل کھینچنا پڑتا ہے۔ ورنہ خوف ہوتا ہے کہ جن یا موکل اگر صدمہ پہنچاویں۔ حصار کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ الحمد شریف۔ قل ہو اللہ۔ اور آیۃ الکرسی۔ تینوں سورتیں ۳-۳ بار پڑھ کر چھری پر دم کرکے اپنے گرد لکیر کا کنڈل بنالے۔ مگر اس ترکیب سے کنڈل کھینچے۔ کہ دونوں سرے آپسمیں مل جاویں۔ اور کہتے ہیں کہیں حلقہ ٹوٹنے نہ پاویں۔ بلکہ ایسا کیا کرتے ہیں۔ کہ دونوں سروں کے ملنے کے مقام پر چھری گاڑ دیا کرتے ہیں۔ اور بعض نہیں بھی گاڑتے۔ چھری کو اپنے پاس رکھ لیتے ہیں۔ بعض اپنے ہاتھ کی انگشت شہادت پر دم کرکے اس سے حلقہ کھینچتے ہیں۔ انگوٹھے کے پاس والی انگلی کو شہادت کہتے ہیں حلقہ کے اندر بعض پاکیزہ کپڑا یا مصلیٰ بچھا کر بیٹھتے ہیں۔ بعض لکڑی کی چوکی رکھکر اوپر بیٹھتے ہیں۔ بعض حلقہ کے اندر چھری اور پانی کا بھرا ہوا لوٹا رکھ لیتے ہیں۔ الغرض یہ سب

باتیں استاد کے بتانے پر منحصر ہیں۔ اجازت دینے والا جس طرح بتائے اُسی طرح عمل کرنا چاہیے یعنی جو کچھ تجربہ سے مفید پایا ہے وہ یہ ہے کہ چھڑی چھری اور پانی کا لوٹا یہ تینوں شیلر اپنے حلقہ کے اندر ضرور رکھے۔ لوٹا اس لئے کہ اگر پیاس لگے۔ یا وضو ٹوٹ جاوے تو فوراً وضو کرے۔ چھری اس لئے کہ جنگل کا کوئی جانور خل سانپ بچھو گیدڑ وغیرہ آجاوے تو چھڑی سے اس کو ہٹاوے۔ اور چھری اسلئے کہ اس سے جن اور بلیات زور کرنے نہیں پاتے۔ اور الگ رہتے ہیں۔ واضح ہو آیۃ الکرسی میں بعض آدمی دھوکا کھاجاتے ہیں۔ مگر ہمارا مطلب اُس آیت قرآنی سے ہے جو اس طرح ہے:۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ

بعض شخص الحمد شریف۔ سورۂ اخلاص اور آیۃ الکرسی کے اول اور آخر ۱۱۔ ۱۱ بار درود شریف بھی پڑھ لیتے ہیں۔

عملیاتِ نادرہ

چونکہ ہم تسخیر قلوب اور حب کے متعلق ہر قسم کے عمل لکھنا چاہتے ہیں۔ پہلے وہ چھوٹے چھوٹے عمل لکھتے ہیں۔ جو سخت دلوں کو نرم کرنے میں مخصوص ہیں:۔

اول سوا چار انگل کا ایک تنکا لیکر ۳ بار مرتبہ یہ پڑھکر دم کرے۔ اور اپنے داہنے کان میں اٹکا کر سامنے چلا جاوے۔ اُس شخص کا دل نرم ہو جائیگا اور تمام غصہ جاتا رہیگا۔ پڑھنت یہ ہے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کا نام محمد کا کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم۔

دوم کہیعص حمعسق یہ دس حروف ہیں یعنی ک ہ ی ع

ص ح م ع س ق بس ایک ایک حرف کہتا جاوے۔ اور اپنے ہاتھ کی ایک ایک انگلی بند کرتا جائے۔ مگر شروع سب سے چھوٹی انگلی سے کرے یعنی جب ک کہے۔ تو واہنے ہاتھ کی ایک ایک انگلی بند کرتا جاوے۔ مگر شروع سب سے چھوٹی انگلی سے کرے۔ جب ک کہے تو داہنے ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی بند کرے۔ پھر جب ہٰ کہے تو دوسری انگلی بند کرے۔ پھر جب یا کہے تو تیسری بند کرے۔ اسی طرح بند کرتا ہوا چلا آوے۔ اور اخیر کو جب ص کہے تو انگوٹھا بھی بند کرے۔ گویا کہ ان پانچوں حروف کے ختم ہونے پر داہنے ہاتھ کی مٹھی بند ہو جاوے۔ پھر دوسرے پانچوں حروف کو اسی طرح کہتا جاوے۔ اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں اسی طرح بند کرتا جاوے۔ اور انگو بھی چھوٹی انگلی سے شروع کرے۔ جب یہ مٹھی بھی بند ہو جاوے۔ تو دونوں ہاتھ بند کئے ہوئے مقابل پہ چلا جاوے۔ اور جب نظر اس پر پڑے۔ تو ہاتھ کھول دے۔ مگر کھولنے میں بھی ترتیب کا لحاظ رکھے۔ یعنی پہلے داہنا ہاتھ کھولے۔ پھر بایاں۔ پس وہ شخص اُس پر مہربان ہو جائیگا۔

عمل سوم کسی میٹھے پھل دار درخت کے سبز پتے مثلاً سیب۔ امرود۔ بیر۔ آم۔ انار وغیرہ کے ۷ سبز پتے لیکر ان پر چند قطرے پانی کے ڈالے۔ اور ۷ بار عزیمت ذیل پڑھکر اس پر دم کرے۔ اور سر میں رکھکر سامنے جاوے۔ نرمی سے پیش آویگا۔ عزیمت یہ ہے۔ " لیا دہری سبزی کے پات راجہ راجہ باندہے ہاتھ ہری سبزی مشک ہری راجہ پر جا پریں پڑی۔ اللہ میری سن یہ من مجھ میں کام میں کام کر جنگے مل میں دو داد پڑ مراد کرو شاد یا علی یا علی "

عمل چہارم داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت کو سوم منہ میں ڈالکر اپنے لب سے پیشانی پر بسم اللہ الرحمن الرحیم اُلٹی لکھے۔ تاکہ اس کا دوست شخص پہ سیدھا پڑے۔ پس اس کا غصہ فرو ہو جائیگا۔ یہی تاثیر بسم اللہ کے لکھنے کی ہے اور یہی کلمہ شریف کو لکھنے کی

پنجم اسم ذیل کو ۷ مرتبہ پڑھکر لیوے اور دم کرے۔ اور جب حاکم یا شخص مطلوب کے روبرو جاوے۔ تب ۷ مرتبہ پڑھکر اس پر بھی دم کرے بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

ششم ۷ مرتبہ ہر نماز عشا کیوقت سورہ پڑھکر دم کرے۔ اور آنکھوں میں لگاوے

ایک چلہ کے استعمال سے سب لوگ اسے محبت کی نگاہ سے دیکھنے لگیں گے۔ کلام یہ ہے۔ یا عزیز و یا عزیز بین کل عزیز۔ واضح ہو کہ گیارہ مرتبہ درود شریف اول اور گیارہ مرتبہ آخر پڑھ لیا کرے۔ اور گرمی خوشبو کا استعمال کرے۔

ہفتم جمعرات کے روز عشا کے وقت غسل کرے نیا لباس پہنے۔ اور خوشبو لگاوے اور ۱۱ سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر پڑے پر دم کرے۔ پس وہ کپڑا جسکو دیوے محبت سے پیش آوے۔

ہشتم اگر ہر روز ۳ یا ۷ یا ۱۱ مرتبہ رات کو پڑھ لیا کرے۔ تو ہر قسم کے گزند سے محفوظ رہے۔ دعا یہ ہے۔ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

نہم آیت ذیل کو پان کے ٹکڑے پر دم کرے جسکو کھلائیگا وہ نرمی کے پیش آئیگا۔
فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

دہم اگر ان حروف کو اپنے ہاتھ کی ہتھیلی پر لکھکر مٹھی بند کرے۔ اور جب شخص مذکور کے سامنے جاوے تو کھول دے۔ تو وہ شخص اس سے محبت سے پیش آئیگا۔ حروف یہ ہیں ہ ھل یٰ لا۔ لیکن ان حروف کا پہلے عمل کمانا بہت ضروری ہے۔ اور ان کا عمل یہ ہے۔ کہ ۱۱ روز تک انار کی شاخ سے ریت سے ہر روز سو مرتبہ صبح کے وقت لکھا کرے۔ یعنی ایکمرتبہ لکھا۔ پھر مٹا دیا۔ پھر لکھا پھر مٹا دیا۔ اسی طرح ہر روز سو نقش لکھا کرے۔ اور بخور جلاتا رہے۔

اب تسخیر اور حب کے بڑے بڑے عمل لکھے جاتے ہیں

عمل شمسی اس عمل کے کما لینے سے عامل بارعب ہو جاتا ہے۔ اور اسکے چہرے سے ہیبت ظاہر ہوتی ہے۔ اگر کسی مجلس میں چلا جاوے تو سب پر اس کا رعب چھا جاتا ہے اور سب حاضرین اسکی عزت کرنے لگتے ہیں۔ اور اسکی آنکھیں جلال سے ایسی بھری ہوئی ہوتی ہیں۔ کہ کسی کو اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنے کی جرات نہیں پڑتی عمل اس طرح ہے سورج نکلنے سے سوا گھنٹہ پہلے گویا صبح کی نماز سے گھنٹہ بھر پہلے مشرق کی طرف جدھر سے سورج نکلتا ہے۔ منہ کر کے بیٹھ جاوے۔ دو زانو بیٹھے۔ یا چوکڑی مار کر بیٹھے۔ اور سورج کی ٹکیہ کا تصور باندھے رکھے۔ ۲ دو گھنٹے کے بعد عمل ختم کرے۔ اسیطرح ہر روز کیا کرے۔

جب اس تصور پک جاوے۔ کہ چہرہ کے اندر بجنسہ سورج کی ٹکیہ نظر آنے لگے۔ تب عمل درست جانے اور پھر اس تصور کو حد تک پہنچاوے۔ یعنی اسقدر پختہ کرے کہ جب ذرا سا تصور کیا۔ سورج کی ٹکیہ فوراً نمودار ہوتی۔ اگر اسکو روز پختہ زیادہ کریگا۔ تو اندھیرے میں تصور کے سورج سے چاندنا ہوجایا کریگا۔ الغرض اسقدر تصور پختہ کرچکنے کے بعد عمل پر حاوی ہوگا۔ پھر جس مجلس میں جائیگا۔ بارعب ہوگا۔ عمل والے کی آنکھیں ہمیشہ سُرخ اور خوفناک رہا کرتی ہیں۔ گو یہ عمل پختگی کو پہنچ جاوے۔ تاہم لازمی ہے۔ کہ ہر روز یادہ کر تیکر روزانہ اس کا ورد رکھے ضرور۔ اسم جو پڑھا جاتا ہے وہ یہ ہے

یا نور یا ذو الجلال والاکرام اور چونکہ یہ عمل جلالی ہے اسلئے اس میں ترک حیوانات جلالی اور جمالی بہت ہی ضروری ہے۔ یعنی لہسن۔ پیاز۔ ہینگ انڈہ۔ مچھلی۔ گوشت ہر قسم۔ دود۔ دہی۔ مکھن۔ چھاچھ وغیرہ کا پرہیز رکھے۔ صرف دال روٹی کھاوے۔ اور باوضو رہے۔

دیگر عمل حُب

صبح کو نماز سے آدھ گھنٹہ پہلے اندھیرے میں ایک گوشہ میں تنہا بیٹھکر سو تسبیح ذیل کی دعا پڑھے۔ اور مطلوب کا دھیان رکھے۔ گویا وہ سامنے بیٹھا ہے۔ تو ۷ روز میں یا حد ۱۱ روز میں مطلب حاصل ہوجائیگا۔ دعا یہ ہے۔ الا الہ۔ لااُسے مجھے ملااے۔ مجھ میں بٹھرے اک گھڑی۔ تجر اول اور آخر ۱۱۔ ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھ لے۔

دیگر جفر کے قاعدہ سے عمل حُب

پہلے طالب کا نام اور اسکی والدہ کا نام لکھے۔ پھر مطلوب کا اور اسکی والدہ کا نام لکھے اور پھر سب کے الگ حروف لکھے۔ پھر اسکی تخلیص کرے۔ یعنی جو حرف ایکدفعہ آگیا ہو۔ وہ دوسری مرتبہ نہ آوے۔ جب اس طرح ہوجاوے۔ تب اس کے زمام نکالے بقاعدہ صدر مؤخر یعنی پہلے اخیر کا حرف شروع میں لکھا۔ اور پھر شروع کا حرف اس کے بعد لکھا۔ پھر اخیر کی طرف کا دوسرا حرف شروع کی طرف سے دوسرا حرف اسکے بعد لکھا۔ اس طرح پر پوری سطر بنائی۔ یہ دوسری سطر ہوئی۔ اس طرح پر مؤخر کرتا جاوے۔ اور سطریں بناتا جاوے۔ جب اخیر کو وہی پہلے والی سطر آجاوے۔ تب بس کرے۔ یہ از زمام پوری ہوئی۔ معاینہ ذیل سے عمل پرکھ جائیگا۔

نام طالب	نام والدہ طالب	نام مطلوب	نام والدہ مطلوب
اسد اللہ	گوہر	خدا بخش	خاتون

اب ان کے حروف الگ الگ لکھے تو اس طرح ہوئے۔ ا س د ا ل ہ ک و ہ ر خ د
ا ب خ ش خ ا ت و ن۔ اب ان کی تخلیص کی یعنی ہر قسم کا ایک ایک حرف رہنے دیا
ا س د ل ہ ک و ر خ ب ش ت ن۔ اب ان کو صدر مؤخر کرکے زمام نکالنی شروع کرے
(۱) ا س د ل ہ ک و خ ب ش ت ت (۲) ن ب و و ت ک س ا خ ر س ت ہ۔
(۳) ن ا ت س ش و ش ل خ ہ ر ک و د (۴) ہ ب ت و س د ا ن خ ل ا ک ش۔
(۵) و ن ک ا ر ت و س خ ش ل ر ب (۶) ش ہ ل ب ا د ل و خ س ن د ر ا (۷) د ش
د ہ ن ک س ب خ ا و ت ل (۸) ل ر ت ش و د ا ہ خ و ب ل د س (۹) س ل ک ر ب ت ت
ش ح و ہ و ا (۱۰) ا س و ل ہ ک و خ ب ش ت ن۔
پہلے معائنہ سے معلوم ہوا کہ دس سطروں کے بعد زمام آگئی۔ یعنی دسویں سطر وہی پہلی والی نکل آئی۔ پس یہاں عمل ختم کیا۔ اب ان حرفوں کی عزیمت بنائی تو پہلے کل حرفوں کے عوض اسم ہائے حسنیٰ نکالے۔ چنانچہ موکل اور اسمائے حسنیٰ یوں نکلے۔

حروف ا س د ل ہ ک و خ ب ش ت ن۔
موکل:- اسرافیل۔ ہموائیل۔ دردائیل۔ کاکائیل۔ دوریائیل۔ فرونائیل۔ فتخائیل۔ اسوائیل۔ میکائیل۔ جبرائیل۔ ہرائیل۔ عزرائیل۔ قولائیل۔
اسم حسنیٰ:- اللہ۔ سمیع۔ دیان۔ لطیف۔ ہادی۔ کافی۔ ولی۔ رب۔ خالق۔ باقی۔ شفیع۔ تواب۔ نور۔
الغرض جب موکلوں کے نام اور اسم حسنیٰ نکال لئے۔ تو اس طرح پر عزیمت بنائی کہ

یا اسرافیل۔ یا ہموائیل یا دردائیل یا کاکائیل یا دوسائیل یا فرونائیل یا فتخائیل یا اسوائیل۔ یا میکائیل یا جبرائیل یا ہرائیل۔ یا عزرائیل۔ یا قولائیل بحق یا اللہ یا سمیع یا دیان یا لطیف یا ہادی یا کافی یا ولی یا رب یا خالق یا باقی یا شفیع یا تواب یا نور۔

فلاں ابن فلاں علیٰ حب فلاں بن فلاں سرگرداں کن +++

نام طالب نام والدہ طالب نام مطلوب نام والدہ مطلوب۔

اس قدر لمبی چوڑی عزیمت تھی۔ اب قاعدہ یہ نکالنا ہے کہ کتنے روز تک عمل کرنا ہے

اور کتنی دفعہ ہر روز پڑھنا ہے۔ تو اس کا طریقہ یہ ہے۔ کہ جتنی سطریں نام کی ہوں اتنے دن
تک عمل پڑھنا ہے۔ اور جتنے حروف ایک سطر کے ہوں۔ اتنی تسبیح ہر روز پڑھنی ہیں۔ جب
جب تک یہ عمل پڑھتا رہے۔ اتنی دیر تک خوشبو جلاتا رہے۔ خوشبو کا نکالنا ہم پہلے بتا چکے
ہیں۔ کہ ایک حرف کے موافق الگ الگ چیزیں مقرر ہیں پس ان سب کو جمع کر کے جلاوے۔
اب اس مثال میں خوشبو مرکب یہ ہوگی اسمعیل ملک وخ ج ش ت ف

عود ہندی خوشبو مرکب۔ صندل سرخ۔ پوست سیب۔ صندل سفید۔ گل ریحان۔ کافور۔ گلاب۔
بنفشہ۔ شکر۔ عود سفید۔ جنبو۔ سنبل الطیب۔ یہ سب اشیاء ملا کر مرکب بنالیں اور آگ پر ڈال
ڈال کر جلا دیں۔ اور یہ دسویں سطریں ترتیب وار لکھ کر ہر روز ایک سطر کاٹ کر روئی میں
لپیٹ کر چنبیلی کے تیل سے تر کر کے چراغ میں جلاوے۔ اور چراغ کی بتی کا منہ مطلوب کے
گھر کی طرف رکھے۔ اور اثنائے عمل میں مطلوب کا تصور رکھے گویا وہ روبرو بیٹھا ہے۔ گو یہ عمل
بظاہر لمبا چوڑا ہے۔ مگر ہے مجرب اور سریع التاثیر۔ اور جس جس نے کیا مجرب پایا۔ عمدہ ترکیب
اسقدر لمبی چوڑی دعا پڑھنے کی یہ ہے کہ اس دعا کو کاغذ پر لکھ کر سامنے رکھ لے اور پڑھتا
جاوے۔ بڑی سہولیت سے پڑھی جائیگی۔ اگر آٹے کا چراغ بنا کر اسمیں پاکیزہ گھی ڈال کر جلاوے
تب بھی جائز ہے۔ اگر چنبیلی کا تیل یا کوئی اور خوشبودار تیل جلاوے۔ تب بھی جائز ہے مطلب
تو صرف خوشبو سے ہوا کرتا ہے۔ بعض لوگ تلی یا خشخاش کے تیل میں کوئی عطر ذرا سا ملا کر
خوشبو بنا لیتے ہیں۔ وہ بھی جائز ہے۔ اور بخورات کے بارہ میں عرض یہ ہے کہ جس قدر
اشیاء اوپر لکھی گئی ہیں ہر چند کہ لزوماً قاعدہ ہی چاہئیں۔ اور جائز بھی یہی ہیں۔ لیکن اگر
اس قدر جمع نہ ہو سکیں اور سہولیت کی غرض سے کم خرچ بالا نشین والا کام کرنا چاہیئے۔ تو
عود۔ صندل۔ کافور اور شکر ان چاروں اشیاء کو ملا کر اور اگر اس سے بھی کم خرچ چاہے تو اگر
بتی بنی بنائی جو بازار میں بکتی ہے۔ اور ایک پیسہ کو ایک بتی آتی ہے لا کر رکھے۔ اور عمل کے
وقت زمین یا برتن میں گاڑ کر جلاوے۔

نعل در آتش کا عمل

نعل در آتش یا نعل در آتش نہادن۔ یہ ایک فارسی محاورہ ہے جو بیقراری کے معنوں میں بولا
جاتا ہے۔ جب یہ بتانا یا ظاہر کرنا ہو۔ کہ فلاں شخص فلاں کسی کی محبت میں بیقرار ہے
تب کہا کرتے ہیں۔ کہ فلاں در راہ فلاں نعل در آتش نہادہ است۔ مگر آپکو معلوم ہے

کہ ہر ایک عمل کی کچھ اصلیت ہوا کرتی ہے۔ کیونکہ مادہ کسی وقوع معاملہ کے لحاظ سے بنایا جاتا ہے۔ جس کی اصل یہ ہے کہ حب یہ تسخیر کا ایک ایسا عمل بھی ہے کہ مطلوب کا نام گھوڑے کے نعل پر لکھ کر آگ پر رکھ دیتے ہیں اور خود اسکے پاس بیٹھکر افسون پڑھتے ہیں۔ جن کی تاثیر ہے جیسے نعل گرم ہوتا ہے ویسے ویسے مطلوب کے دل کو بیقراری پیدا ہوتی جاتی ہے۔ ایسی گرفت ہوتی ہے۔ کہ وہ بے اختیار ہو کر طالب کے پاس چلا آتا ہے۔ چنانچہ یہ عمل اس جگہ درج کیا جاتا ہے۔ نیک ساعت میں پاکیزہ ہو کر مشکی یکرنگ گھوڑے کا نعل لاوے۔ مگر پرانا نہ ہو تو تنخواہ کرکے کہیں سے اتروا منگاوے۔ مشکی یکرنگ گھوڑا نہ ملے۔ تو سرخ گھوڑا ہو جسکے چاروں ناخن سیاہ ہوں۔ پس نعل لاکر اسے دھوئے اور خوشبو کی دھونی دے۔ پھر کپڑ ذیل کا نقش لکھے۔

٦	١	٨
٧	٥	٣
٢	٩	٤

فلان بن فلان عجب فلان بن فلان

انکی شاخ کی قلم بناکر زعفران سے لکھے اگر یہ دونوں اشیاء نہیں۔ تو خالص سیاہی نئی یا پاک صاف کی لکھیں نقش کے چاروں نام لکھے۔ پھر اسکو نرم آگ میں ڈالکر آپ پاس بیٹھا ہوا یا عزیز کا اسم پڑھتا جاوے نعل کو درمیان اکا نقش پر اسکی تاثیر اسوقت کار گر ہوتی ہے جب پہلے اس کا عمل یعنی چلہ کر لیا جاوے چلہ کی ترکیب ہے۔ کہ ہر روز ہر کر ہر روز تین ہزار ایکسو پچیس نقش لکھے۔ اور آگ میں جلا دیا کرے۔ اس طرح پر چالیس دن کرے اثنائے عمل میں ترک حیوانات کا خیال رکھے۔ اور کل باتیں جو عمل کے لئے ضروری ہیں جن کا ذکر پہلے لکھا جا چکا ہے۔ ان کا لحاظ پورا رکھے لوگ شے سے جب نہ بول تو کہتے ہیں کہ کتاب میں فلان بات لکھی تھی۔ اس کے مطابق ہم نے عمل کیا۔ نہ ہوا۔ اسکی وجہ یہ ہوا کرتی ہے۔ کہ کتابوں میں چھپوانے والے صرف نقش اور دعا لکھ جاتے ہیں اسکو عمل میں لانے اور ان کا چلہ کمانے کی ترکیب نہیں لکھتے۔ ورنہ صرف ایک ہی نقش پندرہ کا کافی ہوا کرتا ہے اور یہی کام برہنہ شمشیر کا کام دیتا ہے۔ ہم ذیل میں پندرہ کے نقش کا پورا چلہ بیان کرتے ہیں۔

پندرہ کے نقش کی زکوۃ کا طریق

واضح ہو کہ ہر ایک نقش چار طرح کا ہوتا ہے۔ یعنی آتشی۔ آبی۔ خاکی۔ بادی۔ اور ان چاروں کی تاثیرات بھی جدا گانہ اور طریق استعمال بھی الگ الگ ہوا کرتا ہے۔ پندرہ کا نقش نہایت ہی

کام اور ہر ایک مطلب کے لئے مجرب ہے۔ مگر سب سے پہلے ضروری امر یہ ہے۔ کہ اس کی زکوٰۃ دیجاوے۔
اور اس کو عمل میں لایا جاوے۔ پھر اس سے جو کام چاہے لے ہرگز خطا نہ کریگا۔ زکوٰۃ کا طریق یہ ہے
کہ چاند رات سے اس کا عمل شروع کرے یعنی جس رات کو نیا چاند نکلے اس رات کو بعد از
عشاء غسل کر کے نئے کپڑے پہنے۔ اور بدن میں خوشبو لگا کر فرش زمین پر بیٹھے۔ اور گیارہ ہزار
مرتبہ درود شریف پڑھ کر اسی جگہ سو رہے۔ مگر درود شریف پڑھنے سے یہ نیت کرے کہ میں
نقش بندہ کی زکوٰۃ دیتی ہے۔ وہ پوری ہو۔ الغرض صبح کو اٹھ کر نماز سے فارغ ہو کر زعفران
کی سیاہی اور نئی قلم سے تین ہزار ایک سو پچیس آتشی نقش لکھے اور ان میں عنبر یا عود لگا کر آگ
میں یکے بعد دیگرے جلاتا جاوے۔ اور اپنا منہ مشرق کی طرف رکھے۔ اسی طرح دس دن تک
برابر کرتا رہے۔ پھر ہر روز اسی قدر آبی نقش لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا پر جا کر پانی
میں ڈال دیا کرے۔ اور نقش لکھتے وقت منہ مغرب کی طرف رہے۔ اسی طرح دس دن کرے
آبی نقش لکھتے وقت عود جلایا جاوے۔ یہ بیس دن ہوئے۔ پھر دس دن تک بادی نقش
لکھے۔ اور ہر روز اسی قدر یعنی ۳۱۲۵ لکھ کر ہوا میں اڑا دیا کرے۔ یا اونچے درخت کی شاخوں
میں باندھ دیا کرے کہ وہاں لٹکتے رہیں۔ اور نقش بادی لکھتے ہوئے منہ شمال کی طرف رکھے
اور بخور عود سیاہ کا جلا دے۔ اسی طرح دس دن کرے۔ پھر آخیر کے دس دن اسی طرح ہر روز ۳۱۲۵
خاکی نقش لکھ کر زمین میں دبا دیا کرے۔ اور تمام عمل میں منہ جنوب کی جانب رکھے۔ اور بخور میں
شکر جلاتا رہے۔ بعض استاد ایسا بھی کرتے ہیں کہ خاکی نقش لکھ کر زیر زمین دفن نہیں کرتے۔
بلکہ ایک کچی میں دریا کا صاف اور پاکیزہ خشک ریت بھر کر شاخ انار کی قلم سے لکھ لکھ کر
مٹاتے جاتے ہیں۔ اور اس طرح پر تعداد پوری کر لیتے ہیں۔ جب اس طرح پر عمل کرتے کرتے چالیس دن
ہو جاویں۔ تب زکوٰۃ پوری سمجھے۔ پھر آخیر کو نماز دوگانہ یعنی نفل شکرانہ ادا کرے۔ اور پھر رات
۱۱ ہزار مرتبہ درود شریف پڑھ کر صبح کو شیرینی پر فاتحہ بروح سرور کائنات علیہ السلام دلا کر
تقسیم کرے۔ بس یہ عمل پورا ہوا۔ اور نقش مسخر تمہارے بس میں ہو گیا۔ اب جس کام کے لئے
اسے کرو گے پورا اتریگا۔ ایسی برہنہ شمشیر ہے کہ کبھی خطا نہیں کرتی۔ اس کا وار کبھی خالی
نہیں جاتا۔ حاضرات کے لئے اگر کانسی کے کٹورے کے اندر کی نقش بندہ کا لکھ کر بیچ
جگہ پر سیاہی لگا کر اور کٹورے میں تیل بھر کر کسی نابالغ کمر پاک صاف لڑکے کے ہاتھ میں پکڑا دو۔
اور اسے تاکید کر دو کہ اس کے اندر ٹکٹکی باندھ کر دیکھتا رہے۔ تو چند منٹ کے عمل سے اس کو

جنات کی کچہری نظر آنے لگیگی۔ پھر بادشاہ سے جو مطلب چاہو۔ دریافت کرو۔ اگر کشائش رزق کے لئے بادی نقش لکھکر کسی اونچے پھلدار درخت سے لٹکا دوگے۔ تو رزق بہت پہنچیگا۔ اگر محبت کیلئے آتشی نقش لکھکر آگ میں ڈال دوگے۔ تو مطلوب مائل ہو جائیگا اور مقہوری امداد کے لئے خاکی نقش لکھکر پرانی قبر میں دبا دوگے۔ تو عمل درست ہوگا۔ علی ہذا القیاس پھر جس کام کیلئے لکھا کروگے۔ فوراً تاثیر ظاہر ہوا کریگی۔ گو یہ جو وقت طلب ہے۔ اور فلاح الحال شخص کا کام ہے مگر ہے بہت مجرب! اور سربستہ رازوں میں سے ہیں۔ نقش چاروں قسم کے درج ذیل ہیں

خاکی

۴	۹	۲
۳	۵	۷
۸	اسرافیل	۶

بادی

۴	۳	۸
۹	۵	عزرائیل
۲	۷	۶

آبی

۸	۳	۴
میکائیل	۵	۹
۶	۷	۲

آتشی

۶	جبرئیل	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

واضح ہو کہ جس خانہ میں ہندسہ (۱) لکھا جاتا ہے۔ اسی خانہ میں ملک کا نام بھی لکھا جاتا ہے۔ اور ان کے بھرنیکا قاعدہ یہ ہے کہ نقش آتشی ایک سے شروع کرکے ترتیب وار ۲۔ ۳۔ ۴ ہندسے لکھے جاتے ہیں۔ اور ۹ پر ختم کرتے ہیں۔ لیکن آبی نقش ہندسہ ۶ سے شروع کرے یعنی ۶ پھر پھر ۸ پھر ۹ پھر ۱ پھر ۲ پھر ۳ پھر ۴ پھر ۵۔ اور بادی نقش ہندسہ ۴ سے شروع کرکے حسب طریق بالا بھرے۔ اور خاکی نقش ۸ سے شروع کرکے حسب ترکیب کو تمام کرے۔ عمل تمام ہوگا۔

شانہ کا عمل

قسمت میں ہے یہ زلف گرہ گیر دیکھنا ہ اے شانہ میں میرا خطِ تقدیر دیکھنا

یہ گو اردو کی معمولی غزل ہے۔ مگر اس کا صحیح مطلب بتانا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ یہ معلومات کا بہت گہرا راز ہے۔ شانہ لفظ فارسی ہے۔ جسکے دو معنی ہیں۔ یعنی کنگھی اور مونڈھا۔ اب دونوں معنوں سے اس کا کچھ مطلب نہیں نکل سکتا۔ کہ شانہ میں کس طرح پر تقدیر کا نوشتہ دیکھ سکیگا۔ مگر بات یہ ہے کہ پہلے زمانہ میں جلال آباد علاقہ کابل کے نواح میں ایسے عامل ہوا کرتے تھے۔ جو دنبہ یا بکرے کو سال بھر تک خاص ترکیب سے پالا کرتے تھے۔ یعنی کسی خاص تاریخ سے اسکو پالنا شروع کرتے تھے۔ اور ہر روز کچھ اسم پڑھکر اس پر دم پھونکا کرتے تھے۔ اور جو شے از قسم گھاس یا دانہ اسکو کھلانا ہوتا اس پر بھی کچھ اسم پڑھکر پھونک کر کھلایا کرتے تھے۔ پھر نوروز کے دن عین آفتاب کے برج حمل میں داخل ہونے کے وقت کچھ اسم پڑھکر کسی خاص ترکیب سے اس کو ذبح کرتے تھے۔ اور اسکے دونوں شانوں کی ہڈیاں صحیح اور سالم نکال لیتے تھے۔ پس اپنا شانہ کی

ہڈی کو دیکھکر ہر شخص کی قسمت کا آئندہ حال بتا دیتے تھے۔ اور بائیں شانہ کی ہڈی کو دیکھکر گذشتہ حال ہو بہو کہہ دیتے تھے۔ یہ شانہ بینی کا عمل نہایت ہی زبردست تھا۔ اب یہ عمل گم ہو گیا ہے۔ اور شانہ بین لوگ نہیں رہے۔ خیر یہ تو ایک تمہیدی بات تھی۔ اور اس سے صرف یہ ظاہر کرنا تھا۔ کہ شانہ پر بڑے زبردست عمل ہوا کرتے ہیں۔ چنانچہ حب کا ایک بڑا زبردست عمل اسپر چلتا ہے جسکی ترکیب یہ ہے کہ نیک ساعت میں بکرے کی شانہ کی ہڈی سالم لاوے۔ قصاب لوگ اس ہڈی کو باہر نکالتے ہی خراب کر دیتے ہیں۔ یا تو اسکے اندر چھری مارکر شگاف کر دیتے ہیں۔ یا اوپر سے سرا توڑ ڈالتے ہیں غرض جس طرح ہو سکے شانہ کی ہڈی صحیح سالم لاوے۔ اور نیک ساعت میں دھووے۔ اور پھر اسکے دونوں طرف یہ دونوں نقش لکھے۔ یعنی ایک طرف ایک نقش اور دوسرا دوسری طرف۔ اور ہر ایک نقش کے نیچے چاروں نام لکھے۔ پھر شانہ کو ہلکی آگ میں ڈالدے نقش معظم یہ ہیں۔

پہلا نقش   دوسرا نقش

۱۶-۱۱۱۱۶۹۱۱ ۱ ۱۱ اللہ

۰ ۱۱ ۲ ۱۱ ۴ ۹ ۱ ۴

لیکن ہیں یہ ضرور کہونگا کہ ہر ایک نقش کی پہلے زکوۃ دے تب عمل کرے ورنہ ناکامی کی شکایت معاف کیونکہ یہ کوئی شرط نہیں کہ کاتا اور لے دوڑے مثلث میں چلہ بہت ضروری شے ہے۔ اور ہر ایک نقش کو حب تک ۴۰ روز یا ۲۱ روز یا کم از کم گیارہ روز تک کئے وہ کام نہیں دیتا۔

نقش سورۂ اخلاص

سورۂ اخلاص قل ہو اللہ احد کو کہتے ہیں۔ اور یہ سورۂ اخلاص اور محبت کیلئے بے عدیل ہے۔ مگر اسکی نقش کی زکوۃ ضرور ادا کرنی چاہیئے۔ زکوۃ یہ ہے کہ سوا لاکھ نقش لکھکر دریا میں ڈالدے۔ یا آٹے میں ڈالکر گولیاں بناکر مچھلیوں کو کھلاوے۔ ۴۰ دن تک اگر ہر روز ۳۱۲۵ بار نقش لکھا کریگا تو چلہ پورا ہو گا۔ بعد زکوۃ جب چاہے تب لکھکر درخت اندر پر لٹکا دے جیسے جیسے ہوا لگے گی مطلوب بیقرار ہو کر دوڑا آئیگا۔ اور اگر زکوۃ نہ دے سکے تو ہر روز بسم اللہ چینی کاغذ سے کاغذ پر ایک نقش لکھکر فتیلہ بنالیا کرے۔ سلو پاکیزہ روئی میں لپیٹ کر چنبیلی کے تیل سے جلاوے۔ اور چراغ کا منہ مطلوب کے گھر کی طرف کرے۔ ۲۱ دن تک یہی طرح جلاتا رہے۔ اور جب تک چراغ جلتا رہے آپ آنکھیں بند کر کے مطلوب کا تصور رکھے۔ گویا مطلوب روبرو بیٹھا ہے۔ اور سورۂ اخلاص برابر پڑھتا رہے۔ انشاءاللہ ۲۱ دن میں مطلب پورا ہو جائیگا۔

نقش معظم یہ ہے۔

قل	هو	الله	احد
الله	الصمد	لم	يلد
ولم	يو	لد	ولم
يكن	له	كفوا	احد

عمل یٰس شریف

اگر ۸ روز تک سورہ یٰس شریف ہر روز ۸ بار پڑھکر شیرینی پر دم کیا کرے۔ اور ساتویں روز کو شیرینی کسیکو کھلاوے تو کھلانے والے سے محبت کریگا۔

دیگر

نوچندی جمعرات سے شروع کرے اور ہر روز بعد از عشا اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف اور درمیان میں ایکسو ایک مرتبہ یہ دعا پڑھے۔ ۱۱ یا ۲۱ دن میں مطلب حاصل ہوگا۔ دعا یہ ہے۔ اللہم اجعلنی محبوب فی قلبی بحق یا بدوح یا بدوح یا بدوح مطلوب تعبدہ کھے۔ اور نام لیا کرے۔

نقش پندرہ کی ایک اور عجیب غریب ترکیب

پہلے ۳ روز ۳ ہزار بار لکھے۔ تاکہ ۳ دن میں ۹ ہزار نقش پورے ہو جاویں۔ بعد ۳ روز کے چوتھے روز سے ہر روز ایک ہزار بار ہر روز لکھا کرے۔ اور ۳ دن تک اسی طرح لکھے تاکہ ۳ دن میں ۳ ہزار یہ بھی ہو جاویں۔ گویا ۶ روز میں ۱۲ ہزار نقش لکھے گئے۔ پھر ہر روز ایکبار نقش لکھا کرے اور ۱۱ دن تک اسی طرح لکھتا جاوے۔ پس ۱۱ دن کے اس عمل سے نصاب یعنی زکوٰۃ پوری ہو جائیگی۔ اسکے بعد ہر روز پندرہ یا کم از کم ۹ نقش ہر روز لکھا کرے۔ اور اسکی مداومت رکھے تاکہ عمل پر چڑھا رہے۔ دوسری ترکیب یہ ہے کہ نوچندی تاریخ سے شروع کرے پہلے روز ایک دوسرے روز دو تیسرے روز ۳ لکھے۔ اسی طرح ایک ایک نقش روز بڑھاتا جاوے۔ جب پورے پندرہ نقش تعداد میں پہنچ جاویں تب ایک ایک نقش کم کرتا جاوے۔ جب ایک پر پہنچے۔ پھر بڑھانا شروع کرے۔ اسی طرح سوا مہینہ یعنی ۴۰ دن عمل کرے۔ بعد اختتام ہر روز ۹ دفعہ نقش لکھ لیا کرے۔ عمل بیدار رہیگا۔ تیسری ترکیب ہے کہ ۱۰۰ نقش ہر روز لکھکر اور سو روز تک یعنی ۱۰۰ اور سو دن تک لکھے۔ بعد سو روز کے ایک ایک نقش کم کرتا جاوے۔ جب ایک نقش پر نوبت پہنچ جاوے۔ تب چلہ پورا سمجھے۔ بعد ازاں ہر روز پندرہ یا ۹ نقش لکھ لیا کرے۔ تاکہ عمل بیدار رہے۔ پس اس نقش سے کل بیماریاں دفع ہوتی ہیں۔ فتوحات از حد ہوتی ہیں محبت کے لئے تیر بہدف ہے۔ تسخیر کیلئے اکسیر تاثیر ہے۔ نقش معظم یہ ہے ۱-۱

۲	۷	۶
۹	۵	۱
۴	۳	۸

دیگر حبّ بین المرء و زوجہ

اگر کسی عورت کا خاوند اس سے بدسلوکی کرتا ہو۔ تو اس نقش کو لکھکر عورت اپنی بازو پر باندھے۔ انشاء اللہ سلوک سے پیش آئیگا۔ اس نقش پر جہاں فلاں فلان چار دفعہ لکھا ہے۔ وہاں مرد اور عورت کا نام اور انکی والدہ کا نام لکھے۔ مگر اس نقش کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے۔ کہ ۲۱ دن تک ہر روز ۰۰ انقش لکھے اور اونچے درخت پر باندھ دیا کرے مگر شروع چاند سے عمل شروع کرے۔ قلم سارے قرس بنائے اور صبح کیوقت لکھا کرے۔ اور صندل اسرخ سے لکھا کرے۔ اور کافور کا بخور جلاوے۔ جب چلہ پورا ہو جائے۔ تب نقش متعلقہ ہے

ع	۹	۲	۵
ط	ع	ف	و
۱	۲	ن	۵۲
فلاں	فلاں	فلاں	فلاں

ہر روز ۹ تعویذ ہمیشہ لکھ لیا کرے۔ تاکہ عمل پورا قایم رہے۔ پھر جب چاہے۔ لکھکر کسی عورت کو دے۔ اور اسکی تاثیر کا تماشہ دیکھے۔ کہ قدرت خدا سے کس طرح جلد اثر کرتا ہے۔

نقش ۹۴ کا جو پاس رکھنے سے خلقت کی نظروں میں بارعب کرتا ہے

۱۶	۲۹	۳۶	۲۳
۲۷	۲۲	۱۷	۹۸
۲۱	۲۴	۳۱	۱۸
۳۰	۱۹	۲۰	۲۵

اگر کوئی شخص اس نقش کو لکھ کر اپنے پاس رکھے گا تو خلقت کی نظروں میں عزیز ہوگا۔ اب اسکی زکوٰۃ کا طریقہ سُن لیجئے۔ کہ ہر روز پاک و صاف قلم سے پاکیزہ کاغذ پر بند عفران سے ۹۴ نقش لکھا کرے اور زمین میں گاڑ دیا کرے اسی طرح ۹۴ روز تک کرے۔ اور بعد اختتام میعاد پر ہر روز ۱۶ اس نقش لکھ چھوڑا کرے۔

مسمریزم کے طریق سے تسخیر اور حبّ کا عمل

نہایت مجرب اور صحیح عمل ہے۔ اور جس جس نے اسے محنت سے کیا ہے۔ وہ اپنی مراد کو پہنچا ہے۔ طریقہ یہ ہے۔ کہ ہر روز رات کو ایک الگ مکان میں جہاں کوئی دوسرا شخص نہ ہو۔ یہ عمل کرے۔ چراغ بجھا دے۔ اور خود دوزانو ہو بیٹھے۔ آنکھیں بند کرے۔ اور دونوں ہاتھوں میں لوح عمل پکڑے۔ لوح عمل کا ذکر آگے کیا جائیگا۔ آنکھیں بند کرکے مطلوب کا تصور باندھے۔

چند روز تک تصور کا یہی خوب جب پکا ہوگا تو تصور ٹھیک نہیں بندھ سکیگا۔ پھر رفتہ رفتہ درست ہو جائیگا
غرض جب مطلوب کا تصور ٹھیک بندھنے لگے تب تصور کرے کہ میں اسکا دل اپنی طرف کھینچ رہا ہوں جب
تصور درست ہو جائیگا۔ تو مطلوب اسقدر بیقرار ہوگا کہ وہ ٹھہر نہیں سکیگا اور بے اختیار ہوکر عامل کے پاس چلا
آئیگا۔ ایک عمل کا حال سنیئے جست کی موٹی چادر لیکر اسکے دو ٹکڑے مستطیل اس وضع کے بنا
اور دو گول جوڑے تانبے کے چونی کے برابر گول بنوا کر ان دونوں تختیوں کے عین درمیان میں بطور میخ
ٹھکوا دے۔ اس طرح پر　　　پس یہ عمل تیار ہوگئی لہذا ان دونوں تختیوں کو اپنے دونوں ہاتھوں میں
خوب دبا کر پکڑ لے۔ کہ ہاتھ کی ہتھیلی سے ملی رہیں۔ اور اسیطرح مضبوط پکڑے رکھے۔ اور کبھی کبھی سہلاتا
ہے۔ یعنی ڈھیلا چھوڑ کر پھر دبا کر پکڑ لیا کرے۔

ایک اور سربستہ راز۔

سورۂ یٰسین شریف کو اس بارہ میں بہت بڑا دخل ہے۔ یہ سورت ایسی مبارک ہے کہ جس کام کیلئے
پڑھی جاتی ہے اسی میں کامیابی ہوتی ہے۔ اگر کسی کے اولاد نہ ہوتی ہو تو ۴۰ روز تک ہر روز سو بار شکر پر دم کرکے کھلاوے
تو عورت حاملہ ہو۔ اگر کوئی شخص بیمار ہو پانی پر دم کرکے پلاوے تو اللہ تعالیٰ اسے شفا بخشے اور اگر جان کنی کی تکلیف ہو
اور اسے سنائے۔ تو تکلیف دفع ہو اور وہ شخص بہ آرام سے انتقال کرے اگر تسخیر خلائق اور حب خلائق کیلئے پڑھے
تو خلقت مسخر ہو۔ اگر مال گم ہو جاوے۔ تو پانی کا بھرا ہوا کٹورہ یا کورہ لوٹا اپنی ایک ایک نام لوٹے کے اندر ڈالتے
جاویں۔ اور سورہ یٰسین پڑھتے جاویں۔ پس جب چور کا نام ڈالا جائیگا۔ تو لوٹا خود بخود گھوم
جائیگا۔ اگر کسی عورت کی اولاد زندہ نہ رہتی ہو۔ تو بہ نیت حیات شکر پر ۷ مرتبہ دم کرکے بچہ کو
کھلائے تو خدا کے فضل سے بچہ زندہ رہے۔ اب اسکی زکوٰۃ اور عمل کا نہایت آسان طریق یہ ہے
عروج ماہ سے شروع کرے ۴۰ دن تک پڑھے۔ ہر روز ۱۱ مرتبہ پڑھا کرے پس بعد عمل اگر
ہر روز بعد نماز پنجگانہ اگر ایک ایک مرتبہ سورۂ یٰسین شریف کو ایک ایک دانہ فلفل پر پڑھکر دم
کرے۔ اور آگ میں جلا دیا کرے۔ تو ۴۰ روز نہیں گذرنے پائیں گے۔ کہ مطلوب حاضر ہو جائیگا
اور اگر ۷ لوہے کے کیل جو ایک ایک انگل کے برابر لمبے ہوں۔ لیکر ہر ایک پر ۷۔۷ بار سورہ یٰسین
شریف پڑھکر دم کرے اور چولہے میں گاڑ دے۔ تو جب سے اس میں آگ جلیگی۔ اور مطلوب گرم ہوتی رہیگی۔
تو مطلوب بے اختیار ہو جائیگا۔ اور اگر گیارہ مرتبہ درود شریف اول و آخر گیارہ مرتبہ اور پڑھے
اور درمیان میں ۷ مرتبہ سورۂ شریف پڑھکر کسی مٹھائی پر دم کرے۔ اور مطلوب کو کھلائے
تو وہ اسکے عشق میں مبتلا ہو جائیگا۔ اور اگر کسی سے عداوت رکھتا ہو۔ تو عداوت سے باز آکر

الفت کرنے لگیگا۔

دیگر:- پیر با بدھ سے شروع کرے صبح کے وقت بعد مطلوب کا تصور کرکے پڑھا کرے یہ تسبیح دعا کی پڑھے۔ اور گیارہ گیارہ مرتبہ اول آخر درود شریف پڑھا کرے دعا یہ ہے لا الہ کو الا اللہ جیسے ملا۔ محمد کا رسول اللہ جلدی ملا۔ ۱۱ روز کے عمل سے مطلب حاصل ہوگا۔

دیگر:- درود ہزارہ کو اکیس مرتبہ پڑھکر کسی پھول پر دم کرے تو جو اسے سونگھیگا۔ وہ سنگھانیوالے سے محبت کریگا۔ اور اگر پان پر دم کرکے کھلائیگا تو کھلانیوالے سے کھانے والا محبت کرے گا۔

دیگر:- اگر آیت محبت کو ہر روز چالیس بار پڑھکر مٹھائی پر دم کرے اور کسیکو کھلاوے تو چند روز میں وہ تابعدار ہوجاوے۔ آیت محبت یہ ہے۔ یُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ

دیگر:- اگر مرغ سفید کے انڈہ پر یہ نقش لکھکر نرم آگ میں دبا دے تو ۷ روز کی مدت سے مطلب حاصل ہو۔ مرغ سفید کا انڈہ ہونا ضروری ہے نقش معظم یہ ہے

۳　۱۲　۱۱　۱۳　۵۵　۳　۵۵

فلان بن فلان علی حب فلان بن فلان الساعۃ الساعۃ
الساعۃ الوحا الوحا الوحا العجل العجل العجل

دیگر:- منگل کے روز باوضو ہو کر جو کی روٹی پکا لے۔ اور اسکے ۸ ٹکڑے ایک برابر کرے۔ اور ہر ایک ٹکڑے پر یہ آٹھوں اشکال لکھکر کتے یا کتیا کو لکھکر کھلاوے اگر مرد کیلئے عمل ہے۔ تو کتے کو کھلاوے۔ ورنہ کتیا کو۔ اور یہ عمل ۸ منگل تک کرے۔ یہ اشکال ٹکڑوں پر لکھنے کی طرح ذیل ہیں

مع	ولو	محمد	علم	ط	یاید	یلیعے	مطلوب

چند سفلی ترکیبیں بھی لکھی جاتی ہیں

عمل دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک علوی دوسرے سفلی جو عمل پاکیزہ اور کلام ربانی کے ذریعہ کی جاتی ہیں۔ وہ علوی ہوتے ہیں۔ اور جو اسکے برعکس ہوتے ہیں وہ سفلی کہلاتے ہیں۔ اہل اسلام کے ہاں سفلی عملیات گناہ میں داخل ہیں۔ کیونکہ اسمیں شیاطین سے مدد مانگی جاتی ہے۔ اسلئے مسلمانوں کو علوی عمل کے ہوتے ہوئے سفلی عمل سے پرہیز چاہیئے۔

اول بعض گیدڑوں کے سروں میں ایک چھوٹی سی فرزونی ذیل بہاڑ کے ہوتی ہے جسکو گیدڑ سنگی بولتے ہیں۔ اگر کچھ چھترا تواریں اس سنگی کو دہوپ دے۔ اور سیندہور کا ٹیکا لگائے۔ اور منتر ذیل کا ۱۰۸ بار جاپ کرے۔ تو وہ سنگی سدہ ہوا۔ پھر اُسے نوچندی اتوار کو عرق گلاب میں گھسکر جس کے کندہے یا دامن پر لگائے وہی کہا ملیع ہو جلوے۔ منتر یہ ہے:-

"کنگ جن کا پانی لاون۔ گیدڑ سنگی سدہ کراون جسکے کاندہے لادن جائے وہی میکر بس ہو آئے۔ جو نہ سادہے میرا کام۔ مہادیو کے اس کو آن۔ گورکھ کی دوہائی۔ گیدڑ سنگی سدہ ہو جائے"۔

دوم۔ ایک چھوٹی سی سپاری اتوار کو خرید لاوے۔ اور اُسی دن اس کو سندہور کا ٹیکا اور بالوں کی دہونی دیکر ایک ڈبیا میں بند کر کے رکھ چھوڑے۔ جب کبھی سورج یا چاند گرہن ہو تو کمر تک پانی میں جاکر وہ سپاری نگل جاوے۔ اور یہ منتر پڑہتا رہے جب گرہن ختم ہو جاوے۔ تب باہر نکل آوے۔ دوسرے روز جب پاخانہ پھرے تو اس میں سے وہ سپاری ثابت نکالکر دہوکر اچھی طرح صاف کر کے رکھ چھوڑے۔ پس جس کو اس کا ایک ٹکڑا پان میں کھلا دیگا۔ وہی اسکے کہنے میں ہو جائیگا۔ منتر یہ ہے:- "کالے بن کے کل چھڑی گرہن لگے غوغائے۔ گرہن سپاری کھاتے ہی میکر بس میں ہو جاوے۔ دوہائی مہادیو کی دوہائی گورو گورکھ ناتہ کی"۔ لیکن اسبات کا خیال رہے۔ کہ منہ چاند اور سورج کی طرف ہو۔ اور پانی ناف سے قدرے اوپر ہو نیچے نہ رہے۔

سوم:- اگر ہاتھوں کے دسوں ناخنوں کو اتار کر اتوار کو جلا کر راکھ کریں۔ اور اس راکھ کو پان میں رکھکر کسیکو کھلاویں تو کھانیوالا اسکے کہنے میں ہو جائے گا۔

چہارم:- کالی گائے کا مکھن اتوار کو لاکر گھی بنا کر رکھ چھوڑے پھر کنواری لڑکی کے پاس سے روئی لاکر بتی بنائے۔ اور اس کو بھی حفاظت سے رکھ چھوڑے۔ پس دوالی کی رات کو دریا کے کنارے جاکر مذکورہ بالا روئی اور گھی کا چراغ جلا دے۔ اور جب گیدڑ پہلی آواز دے۔ تو اسوقت چراغ روشن کرے۔ اور کاجل اوپاڑے حفاظت سے رکھے۔ پس اس کاجل کو آنکھوں میں ڈالکر جسکے رو برو جائیگا۔ وہی اس سے محبت کریگا۔ جب تک کاجل بنے آپ یہ منتر پڑہتا رہے۔ "اوم رہانگ سہ ہنگ۔ رہونگ۔ موہنی بس کرو سواہا"۔

پنجم:- کسی اکیلے مکان میں برہنہ ہو کر چوکڑی مار کر بیٹھ جاوے۔ اور اپنے سامنے چراغ جلا کر رکھے۔

تاکہ اپنا سایہ سامنے آجاوے۔ پس ۱۰۰ بار یہ منتر پڑھے۔ پھر جب مطلب اٹھ کھڑا ہو۔ اسی طرح ۱۱ روز کرے۔ مطلب حاصل ہو جائیگا۔ منتر یہ ہے "یا ابلیس یا شیطان میری تُو ہی کل بنکر فلانے کو ران۔ سوتے کو جگا لا۔ بیٹھے کو اٹھا لا۔ نہ لاوے تو اپنی ماں کا دودھ پیا حرام کرے"

ششم۔ ہندو لوگ جو دریا کے کنارے اسواکین کرے اور چیز کو پھینکدیتے ہیں وہ بہت سے جمع کر کے سُکھا چھوڑے۔ پس دسہرہ یا دیوالی کی رات کو اکیلا جنگل میں جاوے اور آبادی سے دور جہاں کہیں پیپل یا بڑہ کا اکیلا درخت کھڑا ہو اُسکے نیچے جاکر ایک چولہا بناوے اور اسی کھوپری میں چاول پکاوے۔ اپنے بن کی بجائے وہی اسواکین تلے جلاوے۔ مگر اپنے گرد ایک بڑا کنڈل کھینچ لے۔ اور اسی کنڈل کے اندر بیٹھکر سب کچھ کرے۔ اور چولہا بھی اُسی کے اندر بناوے۔ اور جب تک چاول پکیں۔ آپ منتر ذیل کو پڑھتا جاوے۔ کڑا دل کر کے بیٹھے۔ اور ہرگز نہ ڈرے۔ بہت سی خوفناک شکلیں دکھائی دیں گی۔ اور کنڈل کو چاروں طرف سے آگھیرینگی مگر اندر نہ آسکیں گی۔ اسلئے بیفکر ہو کر اندر بیٹھا رہے۔ جب چاول پک کر تل جاویں۔ تب اس کھوپری کو اٹھا کر درخت سے مارے۔ کچھ چاول درخت سے چپک رہ جائینگے۔ اور کچھ گر پڑینگے۔ پس ان دونوں قسم کے چاولوں کو الگ الگ پہچان کر رکھے۔ جو چاول چپک کر رہ گئے تھے۔ اگر ان میں سے ایک دو دانے کسی کو مٹھائی میں کھلائیگا۔ تو وہ شخص اسی کا ہو جائیگا۔ اگر گرے ہوئے چاولوں سے ایک دو دانے کھلائیگا تو متنفر ہو جائیگا۔ مگر ان چاولوں کو دھوپ میں اچھی طرح سکھا کر خشک کرلو۔ گیلے بند کر کے رکھو گے تو سڑ جائینگے۔ کنڈل نکالنے کا منتر یہ ہے:۔ آیۃ الکرسی ویں قرآن۔ چودہ طبق تو ہی رحمان۔ آیۃ الکرسی دین جزا۔ محمد رسول اللہ تیری اسواری۔ لنکا سیالکوٹ سمندر کی کھاڑی۔ یا حضرت سلیمان پیغمبر تیری دُہائی۔ ہو ہو عنہ
اس منتر کو پڑھکر چھری پر دم کرے۔ اور چھری سے ایک حلقہ ایسا کھینچے کہ لکیر کہیں ٹوٹنے نہ پاوے۔ اور جہاں کنڈل کے دونوں سرے مل جاویں۔ وہاں چھری گاڑ دے۔ پس اسکے اندر بیٹھکر کل عمل کرے اور چاولوں کے پکنے تک۔ یہ عمل پڑھتا جاوے۔ منتر یہ ہے:۔ در ناگر سے چاول لاؤں۔ گنگا جل سے کھیر پکاؤں۔ بیرا کو یہ کھیر کھلاؤں۔ پھر دکھلا کر بس میں لاؤں۔ کیلوں تیرے ہات۔ پاؤں تجھے جنایو ہے۔ کیلوں تیرے من بھائی جن بچے کو دکھلایا ہے۔ امرت کیلوں بنت کیلوں۔ کیلوں بیوں نت۔ جا گیر ہوا گو جس کا میں نام لوں۔ بس میں لاگو۔

محمد سلیم الدین خان تاجر کتب لاہور۔ اکبری منڈی نزد چوک نواب صاحب